❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت خاندان مسیح موعودؑ
وقت 5-7 منٹ

مکرم صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب اور اہلیہ محترمہ قیصرہ خانم صاحبہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ (التوبہ:112)

یعنی توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، (خدا کی راہ میں) سفر کرنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیک باتوں کا حکم دینے والے اور بُری باتوں سے روکنے والے اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے (سب سچّے مومن ہیں) اور تُو مومنوں کو بشارت دے دے۔

معزز سامعین! میری آج کی تقریر کا عنوان ہے۔ سیرت "مکرم صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب اور آپ کی اہلیہ محترمہ قیصرہ خانم صاحبہ"

محترم صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب 17 اکتوبر 1930ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے، حضرت مصلح موعودؓ اور حضرت سیّدہ محمودہ بیگم صاحبہؓ کے بیٹے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے بھائی اور ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ماموں تھے۔

آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم قادیان سے ہی حاصل کی۔ پارٹیشن کے بعد احمد نگر سے اور پھر جامعہ احمدیہ ربوہ سے دینی تعلیم حاصل کی۔ آپ واقفِ زندگی تھے۔ جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد ایک سال کے لئے آپ نے تحریک جدید میں کام کیا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اکتوبر 1961ء میں آپ کو بطور نائب افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ مقرر فرمایا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ مَیں چاہتا ہوں کہ میرا کوئی بیٹا جماعت کے مالی معاملات میں بھی معاونت کرے۔ اس لئے یہ کہا جاتا ہے کہ شاید اِسی وجہ سے حضرت مصلح موعودؓ نے خزانے میں آپ کا تقرر فرمایا تھا۔ ساری زندگی آپ کی دفتر خزانہ میں خدمت کرتے ہوئے گزری۔ آپ 31 اکتوبر 1992ء میں اِسی عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ اِس کے بعد بھی آپ نے کئی مرتبہ قائم مقام افسر خزانہ کے طور پر فرائض انجام دیے۔ آپ نے فرقان فورس میں بھی حصہ لیا۔

سامعین! آپ کا نکاح 1956ء میں محترمہ صاحبزادی قیصرہ خانم صاحبہ بنت خان سعید احمد خان صاحب آف لاہور سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ایک ہزار روپے حق مہر پر پڑھا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے آپ کے خطبہ نکاح میں فرمایا تھا کہ

"آج جس نکاح کے اعلان کے لئے مَیں کھڑا ہوا ہوں وہ میرے لڑکے مرزا اظہر احمد کا ہے جو خان سعید احمد خان مرحوم کی لڑکی قیصرہ خانم سے قرار پایا ہے۔ قیصرہ خانم پہلے ہی ہماری دوہری رشتہ دار تھیں لیکن اب اس نکاح کی وجہ سے ان کا ہم سے تہرہ رشتہ ہو گیا ہے۔ ان کا ایک رشتہ تو یہ ہے کہ وہ کرنل اوصاف علی خان کی پوتی ہیں اور کرنل اوصاف علی خان صاحب، نواب محمد علی خان صاحب کے بہنوئی اور خالہ زاد بھائی تھے۔ گویا یہ اُس شخص کے بہنوئی کی پوتی ہیں جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی لڑکی کا رشتہ دیا بلکہ بعد میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے زمانے میں ان کے بیٹے کو آپ کی دوسری لڑکی کا رشتہ دے دیا گیا۔ دوسرا رشتہ جس کی بنا خدا تعالیٰ کے ایک الہام پر ہے یہ ہے کہ یہ خان محمد خان صاحب کپورتھلوی کے بیٹے عبدالمجید خان صاحب کی نواسی ہیں اور خان محمد خان صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت پُرانے صحابی تھے۔ افسوس ہے کہ ہماری جماعت اپنی تاریخ کے یاد رکھنے میں نہایت سست واقع ہوئی ہے۔ شاید ہی کوئی اور قوم ایسی ہو جو اپنی تاریخ کو یاد رکھنے میں اتنی سست ہو جتنی ہماری جماعت ہے۔ عیسائیوں کو لے لو انہوں نے اپنی تاریخ کے یاد رکھنے میں اتنی سستی سے کام نہیں لیا اور مسلمانوں نے تو صحابہ رضوان اللہ علیہم کے حالات کو اس تفصیل سے بیان کیا ہے کہ اس موضوع پر بعض کتابیں کئی کئی ہزار صفحات پر مشتمل ہیں لیکن ہماری جماعت باوجود اس کے کہ ایک علمی زمانے میں پیدا ہوئی ہے اپنی تاریخ کے یاد رکھنے میں سخت غفلت سے کام لے رہی ہے۔ مَیں نے بتایا ہے کہ خان محمد خان صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُرانے صحابی تھے اور

آپ سلسلے سے اتنی محبت رکھتے تھے کہ جب وہ یکم جنوری 1904ء کو فوت ہوئے تو دوسرے دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسجد میں صبح کی نماز کے لئے تشریف لائے اور فرمایا "آج مجھے الہام ہوا ہے کہ اہل بیت میں سے کسی شخص کی وفات ہوئی ہے۔" حاضرین مجلس نے کہا کہ حضور کے اہل بیت تو خدا تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے ہیں۔ پھر یہ الہام کس شخص کے متعلق ہے؟ آپ نے فرمایا "خان محمد خان صاحب کپورتھلوی کل فوت ہو گئے ہیں اور یہ الہام مجھے انہی کے متعلق ہوا ہے۔ گویا خدا تعالیٰ نے الہام میں انہیں اہل بیت میں سے قرار دیا ہے۔" پھر ان کے متعلق یہ الہام بھی ہوا کہ اولاد کے ساتھ نرم سلوک کیا جائے گا۔ ان کی وفات پر اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تعزیت کرنا اور یہ کہنا کہ اہل بیت میں سے کسی شخص کی وفات ہوئی ہے بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک روحانی رنگ میں اہل بیت میں ہی شامل تھے۔ پس قیصرہ خانم کا ہم سے یہ دوسرا رشتہ ہے کہ وہ اُس شخص کے ایک بیٹے کی نواسی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اہل بیت میں سے قرار دیا ہے۔"

(خطباتِ محمود جلد 3 صفحہ 677-678)

آپ کو اللہ تعالیٰ نے دو بیٹوں اور دو بیٹیوں سے نوازا جن میں مکرم مرزا اطہر احمد صاحب، مکرم مرزا ناصر محمود احمد صاحب، مکرمہ امۃ الحئی منورہ صاحبہ اہلیہ مکرم عامر احمد خان طارق صاحب اور مکرمہ امۃ النور صاحبہ اہلیہ مکرم سیّد ڈاکٹر عرفان احمد اجمل صاحب شامل ہیں۔ آپ ایک محبت کرنے والے شفیق باپ تھے۔ اکثر اپنے نواسے نواسیوں اور پوتوں کو قادیان سے متعلق اپنی یادیں اور ایمان افروز واقعات سنایا کرتے تھے۔

سامعین! آپ نہایت ہی رحم دل، خوش مزاج، نرم گفتار، خوش اخلاق اور خاموش طبع انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے والے تھے۔ اپنے فرائض منصبی بڑی سنجیدگی سے بجالاتے اور ہر ایک کا دل سے عزت و احترام کرتے تھے۔ آپ نے ہمیشہ اپنی اولاد میں خلافت سے محبت اور خلافت اور نظام جماعت کی اطاعت پیدا کرنے کی کوشش کی۔ آپ کا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے عقیدت اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے دوستی کا تعلق تھا۔ آپ شکار کے بھی شوقین تھے۔ اچھے ایتھلیٹ بھی تھے۔ مستحقین اور غرباء کی مالی امداد بھی کرتے تھے اور اُن کی ضروریات کا خیال رکھتے تھے۔ مہمان نواز تھے۔ ربوہ میں جلسہ سالانہ پر گھر میں آنے والے مہمانوں کا ہر طرح سے خیال رکھتے اور اُن کی مہمان نوازی کا پورا حق ادا کرتے تھے۔ آپ کو خود اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت تھی اور گھر میں اپنے کام خود ہی کیا کرتے تھے۔ دنیاوی معاملات میں بھی دین کو ہی پیش نظر رکھتے۔ ہر طرح کے معاملے کو ٹھنڈے مزاج، حوصلے اور عقلمندی سے حل کر لیا کرتے تھے۔

سامعین! آپ 2013ء میں جلسہ سالانہ یوکے میں شرکت کے لیے تشریف لے گئے لیکن وہاں پر شدید بیمار ہوئے تب سے آپ صاحبِ فراش تھے۔ تاہم اپنے معاملات آخر وقت تک بجالاتے رہے۔ بالآخر تقدیر غالب آئی اور آپ مورخہ 14 اکتوبر 2015ء کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ آپ کی وفات طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں ہوئی اور اس وقت آپ کی عمر 85 برس تھی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ مورخہ 23 اکتوبر 2015ء میں آپ کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے بارے میں فرمایا:

" خلافت سے بھی بڑا گہرا تعلق تھا اور میرے ماموں تھے لیکن بڑا احترام کا تعلق انہوں نے رکھا۔ پہلے جلسے پر 2003ء میں مَیں نے دیکھا کہ لوگوں کے رَش میں کھڑے تھے اور جب میرے پر ان کی نظر پڑی یا میری اِن پر نظر پڑی ہے تو بڑے جذباتی انداز میں انہوں نے ہاتھ ہلایا اور ایک خالص وفا، تعلق اور خلوص اِن کے چہرے سے جھلک رہا تھا۔ غریب پروری کرنے والے بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سے رحمت اور شفقت کا سلوک فرمائے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 23 اکتوبر 2015ء)

سامعین! جہاں تک محترمہ صاحبزادی قیصرہ بیگم صاحبہ مرحومہ کا تعلق ہے۔ آپ کا خاندانی تعارف تو ہم اوپر سن آئے ہیں۔ آپ 2 جولائی 1945ء کو محترم خان سعید احمد خان صاحب کے ہاں پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد صاحب نے پہلے بیعت کی تھی اور بعد میں آپ کے دادا نے۔ آپ کے والد صاحب کے پوچھنے پر کہ آپ نے پہلے کیوں احمدیت قبول کر لی؟ تو بڑے لطف اور مزے لے کر یہ مصرع پڑھا کرتے تھے کہ "پسند آیا ہمیں یہ دیں، ہم ایمان لے آئے۔"

سامعین! آپ نے لاہور سے ایف اے تک تعلیم حاصل کی۔ آپ بڑے عمدہ اوصاف اور اعلیٰ اخلاق کی مالک تھیں۔ بڑی ہنس مکھ، ملنسار خاتون تھیں۔ غریبوں کی بہت زیادہ ہمدرد تھیں۔ ہمیشہ اپنے غریب رشتہ داروں کا خیال رکھا، اُن کی عزت کی۔ ضرورتمندوں اور مستحقین کی خاموشی کے ساتھ مدد کیا کرتی تھیں۔ ملازموں کا بلکہ اُن کے رشتہ داروں کا بھی خیال رکھتی تھیں۔ جلسہ کے دنوں میں مہمانوں کی مہمان نوازی بہت کیا کرتی تھیں اور مہمانوں کے آرام و سکون کا ہر طرح سے خیال رکھتی تھیں۔ خلافتِ احمدیہ کے ساتھ آپ کا محبت و عقیدت کا تعلق تھا۔ آپ نے اپنی اولاد میں بھی نظامِ جماعت اور خلافت کی محبت کُوٹ کُوٹ کر بھر دی تھی۔

سامعین! آپ مورخہ 13 اپریل 2013ء کو صبح ساڑھے نو بجے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں وفات پاگئیں۔ آپ کچھ عرصہ سے پھیپھڑوں کی تکلیف میں مبتلا تھیں۔ آپ کی نمازِ جنازہ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے پڑھائی اور آپ کی تدفین عام قبرستان میں ہوئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی وفات کے بعد خطبہ جمعہ میں اس نکاح کے حوالہ سے ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"اتفاق سے مَیں سپین میں "تذکرہ" کسی اور مقصد کے لئے دیکھ رہا تھا تو یہ الہامات بھی میری نظر کے سامنے سے گزرے۔ یہ دو الہامات ہیں جن میں ایک تو وفات کی خبر تھی، دوسرے ان کی اولاد سے نرم سلوک کیا جائے گا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی شان سے پورا ہوا۔ مکرمہ قیصرہ بیگم صاحبہ کے نانا جو خان محمد خان صاحب کے بیٹے تھے، انہوں نے ریاست کپور تھلہ میں ملازمت کے لئے درخواست دی تھی اور کافی کمپیٹیشن (Competition) تھا۔ ان کو بگی خانہ کے لئے افسر بنایا گیا اور پھر وہ وہاں سے ترقی کرتے کرتے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ نے ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اہلِ بیت میں سے قرار دیا اور پھر ان کی پڑنواسی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی بہو بھی بنی۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 19 اپریل 2013ء)

اللہ تعالیٰ آپ دونوں کی مغفرت کرے اور آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

مغفرت بے حساب ہو جائے

مرحمت لا جواب ہو جائے

(کمپوزڈ بائی: عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

✡✡✡✡